

## 312009-رمضان کے روزوں کی فضیلت پورے ماہ کے روزے رکھنے پر حاصل ہوگی۔

### سوال

اگر کوئی شخص کھاپی کریا میثت زنی کر کے رمضان کے کسی ایک دن کے روزے کو بغیر کسی عذر کے توڑے توکیا وہ اس حدیث میں مذکور اجر سے محروم ہو جائے گا؟ (جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید سے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔) توکیا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ اجر سارا رمضان روزے رکھنے والے کے لیے ہے؟ اور جو شخص ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ اس حدیث میں مذکور اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید سے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔) اس حدیث کو بخاری: (38) اور مسلم: (759) نے روایت کیا ہے۔

تو حدیث میں مذکور "رمضان کے روزے" تبھی ہوں گے جب سارے رمضان کے روزے رکھیں جائیں، چنانچہ جس شخص نے سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے "رمضان کے روزے رکھے ہیں"؛ بلکہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ اس نے رمضان کے بعض حصے کے روزے رکھے ہیں، یا چند دن کے علاوہ باقی دنوں کے روزے رکھیں۔

علامہ کرمانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : (جو رمضان کے روزے رکھے) مطلب یہ ہے کہ رمضان میں روزے رکھے۔ اگر آپ کمیں کہ : کیا کم سے کم روزے رکھنے پر بھی یہ الفاظ صادق آ سکتے ہیں؟ یعنی اگر کوئی صرف ایک دن کا ہی روزہ رکھے تو کیا وہ اس حدیث کا مصدقہ بن سکتا ہے؟ تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ : عرف میں رمضان کے روزے رکھنے والا سی شخص کو کہا جاتا ہے جو پورے رمضان کے روزے رکھے، نیز حدیث کا سیاق بھی اسی مضمون کے لیے بالکل واضح ہے۔

اگر آپ کمیں کہ : مریض جیسے صاحب عذر شخص کا کیا حکم ہو گا کہ اگر وہ اپنے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتا ہے؟ اگر وہ بیمار نہ ہوتا تو روزہ ضرور رکھتا، اگر اس کا عذر نہ ہوتا تو اس کی روزہ رکھنے کی نیت پختہ تھی، کیا اس کا بھی یہی حکم ہو گا؟

تو میں کہتا ہوں کہ : ہاں! بالکل اسی طرح جیسے کوئی مریض عذر کی بنا پر پڑھ کر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، ائمہ کرام نے یہی بات کہی ہے۔ "ختم شد" "الکواکب الدراری" (159/1)

الشیخ محمود خطاب سکلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : (جو شخص بھی رمضان کے روزے رکھے۔۔۔ ایک) یعنی اس کا مطلب ہے کہ پورے رمضان کے روزے رکھے۔ لہذا اگر کوئی شخص رمضان کے کچھ دنوں کے روزے بغیر کسی عذر کے نہیں رکھتا، تو اسے یہ اجر نہیں ملے گا۔ تاہم جس شخص نے کسی عذر کی بنا پر روزے نہیں رکھے تو اسے یہ اجر ملے گا؛ بشرطیک ان

چھوڑے ہوئے روزوں کی قنادے دے، یا اس کے عوض کھانا کھادے، بالکل اسی طرح جو عذر کی وجہ سے پیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ "ختم شد"

"المنل العذب المورود شرح سنن آنی داود" (7/308)

دوم:

ایسے شخص کو چاہیے کہ متنبہ رہے کہ اگر اس سے نیکی اور بھلائی کا ایک بست بڑا حصہ چوک گیا ہے تو پھر اس کے پاس اور بھی دیگر ایسے موقع میں جنیں وہ فوری طور پر اپنالے، اور ان موقع میں سے ایک سچی توبہ کا موقع بھی ہے۔

آپ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر سوال نمبر: (13693) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

نیز رمضان میں روزوں کے علاوہ اور بھی دیگر ایسے امور اور افعال میں جن سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں، ان افعال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رمضان کے آخری عشرے میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید سے قیام کرے؛ کیونکہ عین امید ہے کہ آخری عشرے میں قیام کرنے والا شخص لیلۃ القدر پا لے، تو اس رات کو بھی قیام کرنے سے اسی طرح گناہوں کی مغفرت ملتی ہے جو رمضان کا روزہ رکھنے سے ملتی ہے۔

جیسے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت اور ثواب کی امید سے قیام کرے، تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دینے چاہتے ہیں۔) اس حدیث کو بخاری: (35) اور مسلم: (760) نے روایت کیا ہے۔

آپ ماہ رمضان میں خیر و بھلائی کے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لیے مضمون نمبر: (25) کا مطالعہ بھی کریں۔

اسی طرح ہم آپ کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب: "النھال المکفرۃ للذنوب" کا مطالعہ کرنے کا مشورہ بھی دیں گے۔

ایسے ہی شمس الدین شریفی کی کتاب: "النھال المکفرۃ للذنوب" کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

واللہ عالم